Allama iqbal open university AIOU solved assignment no 2 intermediate autumn 2024

Code 317 Pakistan studies

Q.1

خالی جگہ پر کریں۔

سن ------- میں حکومت ہند نے ہڑپہ کے ٹیلوں کو اپنی تحویل میں لیا۔

وادی سندھ کی تہذیب کے مختلف شہروں سے اب تک --------- کے گیارہ مجسمے. دریافت ہوئے ہیں۔

وادی سندھ کی تہذیب کے ابتدائی دور میں ---------- کی قلیل تعداد ہاتھوں سے بنتی رہی ہے۔

بغاوت کے --------- میں منگل پانڈے کو پھانسی کی سزا دی گئی۔

1909 کے ایکٹ میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کے لیے علیحدہ --------- کا نظام رائج کیا گیا تھا۔

قائد اعظم ابتدا ہی میں -------- سے وابستہ ہو گئے تھے۔

پاکستان کا پہلا آئین سن میں بنایا گیا۔

وفاقی نظاموں میں وحدتیں یا صوبے -------- کے مرہون منت نہیں ہوتے۔

--------- ریاستوں میں ہر شہری کو کئی ماشرتی اور سیاسی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

ابتدا میں انگریزوں نے کراچی سے -------- تک ریلوے لائن بچھائی۔

studyvillas.com

Ans:

1. سن **1921** میں حکومت ہند نے ہڑپہ کے ٹیلوں کو اپنی تحویل میں لیا۔
2. وادی سندھ کی تہذیب کے مختلف شہروں سے اب تک **ڈانسنگ گرل** کے گیارہ مجسمے دریافت ہوئے ہیں۔
3. وادی سندھ کی تہذیب کے ابتدائی دور میں **برتنوں** کی قلیل تعداد ہاتھوں سے بنتی رہی ہے۔
4. بغاوت کے **1857** میں منگل پانڈے کو پھانسی کی سزا دی گئی۔
5. 1909 کے ایکٹ میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کے لیے علیحدہ **انتخابات** کا نظام رائج کیا گیا تھا۔
6. قائد اعظم ابتدا ہی میں **کانگریس** سے وابستہ ہو گئے تھے۔
7. پاکستان کا پہلا آئین سن **1956** میں بنایا گیا۔
8. وفاقی نظاموں میں وحدتیں یا صوبے **مرکز** کے مرہون منت نہیں ہوتے۔
9. **جمہوری** ریاستوں میں ہر شہری کو کئی معاشرتی اور سیاسی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔
10. ابتدا میں انگریزوں نے کراچی سے **کوٹری** تک ریلوے لائن بچھائی۔

studyvillas.com

Q.2

گندھارا میں فن مجسمہ سازی پر مفصل نوٹ قلم بند کریں۔

Ans:

گندھارا میں فن مجسمہ سازی پر تفصیلی نوٹ

گندھارا ایک قدیم تہذیب ہے جو آج کے پاکستان اور افغانستان کے بعض علاقوں پر مشتمل تھی۔ یہ تہذیب خاص طور پر اپنی مجسمہ سازی اور بدھ مت کے فنون لطیفہ کے لیے مشہور ہے۔ گندھارا کا فن ایک منفرد طرز کا حامل ہے، جس میں یونانی، رومی اور مقامی اثرات نمایاں ہیں۔ یہ فن بنیادی طور پر مذہبی تھا اور اس کا مرکز بدھ مت کے عقائد اور تعلیمات تھیں۔

گندھارا کی مجسمہ سازی کا پس منظر

- گندھارا کا علاقہ تقریباً 500 قبل مسیح سے لے کر 500 عیسوی تک بدھ مت کا اہم مرکز رہا۔
- یہ فن خاص طور پر **کشان سلطنت** کے دور میں عروج پر پہنچا، جب بدھ مت کو شاہی سرپرستی حاصل تھی۔
- یونانی سکندر اعظم کی فتوحات اور بعد میں یہاں یونانی، رومی اور ایرانی تہذیبوں کے اثرات نے گندھارا کے فن پر گہرا اثر ڈالا۔

گندھارا کے مجسمہ سازی کے موضوعات

1. **بدھ مت کے مذہبی مناظر:**
    - بدھا کی زندگی کے اہم واقعات، جیسے ان کی پیدائش، روشن خیالی، پہلا وعظ، اور نروان، مجسموں کے ذریعے پیش کیے گئے۔

studyvillas.com

- بدھا کے مجسمے گندھارا فن کا سب سے اہم پہلو ہیں۔

2. **بودھی ستوا کے مجسمے:**
   - بدھا بننے کے خواہشمند افراد کے مجسمے بھی بڑی تعداد میں بنائے گئے۔
   - ان مجسموں میں روحانی سکون اور مذہبی علامتیں واضح نظر آتی ہیں۔

3. **دیوی دیوتاؤں کے مجسمے:**
   - بدھ مت کے علاوہ، مقامی مذہبی عقائد سے متاثر ہو کر دیوی دیوتاؤں کے مجسمے بھی تیار کیے گئے۔

گندھارا کے فن کی خصوصیات

خصوصیت	تفصیل
یونانی اثرات	یونانی طرز کے کپڑوں کی تہیں، چہرے کی ساخت، اور بالوں کے انداز گندھارا کے مجسموں میں نمایاں ہیں۔
رومی اثرات	مجسموں کی باریکی، چہرے کے جذبات اور انسانی جسم کی حقیقت پسندی پر رومی اثرات نظر آتے ہیں۔
مقامی اثرات	مقامی روایتوں کے مطابق زیورات، کپڑے اور شکلوں میں تفصیل دی گئی۔
بدھا کے مجسمے	بدھا کو پرسکون چہرے، نیم بند آنکھوں، لمبے کان اور کندھوں پر لٹکتے ہوئے کپڑوں میں دکھایا گیا۔
مواد	پتھر، چونا، اور مٹی کے علاوہ بعض اوقات دھاتیں بھی استعمال ہوئیں۔

گندھارا کے مشہور مراکز

1. **تخت بھائی:**
   - یہاں بدھ مت کے قدیم سٹوپا اور مجسمے دریافت ہوئے ہیں۔

2. **سوات وادی:**

studyillas.com

- یہ علاقہ گندھارا کے اہم مراکز میں شامل تھا اور یہاں کئی مجسمے اور سٹوپا موجود ہیں۔

3. **ٹیکسلا:**
   - ٹیکسلا گندھارا کے فنون کا سب سے بڑا مرکز تھا، جہاں بدھا کے متعدد مجسمے بنائے گئے۔
4. **جمال گڑھی:**
   - بدھ مت کے کئی قدیم مناظر اور فن پارے یہاں دریافت ہوئے ہیں۔

گندھارا کے مشہور مجسمے

1. **بدھا کا مجسمہ:**
   - بدھا کو ایک روحانی اور الٰہی شخصیت کے طور پر دکھایا گیا۔
   - لمبے کان، کشادہ پیشانی، اور پرسکون چہرے کے ساتھ بدھا کے مجسمے گندھارا کے فن کی نمایاں مثال ہیں۔
2. **بودھی ستوا کے مجسمے:**
   - ان میں زبردست جمالیاتی تفصیل ہوتی ہے اور یہ روحانی سکون کا مظہر ہیں۔
3. **سٹوپا کی تزئین و آرائش:**
   - سٹوپا کو بدھا کی زندگی کے مناظر سے مزین کیا جاتا تھا، جن میں مجسموں کے ذریعے کہانیاں بیان کی جاتی تھیں۔

گندھارا کے فن کا اثر

- گندھارا کا فن پوری دنیا میں بدھ مت کے فنون کا اہم حصہ بن گیا۔
- یہ فن چین، جاپان، کوریا اور جنوب مشرقی ایشیا تک پھیلا۔
- بدھ مت کے پیروکار گندھارا کے مجسموں کو اپنی مذہبی زندگی میں بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

studyvillas.com

خلاصه

گندھارا کی مجسمہ سازی فنون لطیفہ کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ اس میں مذہب، جمالیات اور بین الثقافتی اثرات کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ یونانی، رومی اور مقامی اثرات کی موجودگی نے اس فن کو عالمی شہرت دی۔ گندھارا کے فن پارے نہ صرف مذہبی عقائد کی نمائندگی کرتے ہیں بلکہ فن کے اعلیٰ معیار اور انسانی جذبات کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔

Q.3

وادی سندھ کی تہذیب کی خصوصیات تحریر کریں۔

Ans:

وادی سندھ کی تہذیب کی خصوصیات

وادی سندھ کی تہذیب، جو تقریباً 3300 قبل مسیح سے 1300 قبل مسیح تک موجود رہی، قدیم دنیا کی ایک عظیم اور ترقی یافتہ تہذیب تھی۔ اس کا مرکز موجودہ پاکستان اور شمالی بھارت کے بعض حصے تھے، اور اسے **ہڑپہ** اور **موہنجو داڑو** جیسی اہم جگہوں سے جانا جاتا ہے۔ وادی سندھ کی تہذیب کی خصوصیات میں کئی اہم پہلو شامل ہیں جو اس کو دیگر قدیم تہذیبوں سے ممتاز کرتے ہیں۔

studyvillas.com

---

1. شہری منصوبہ بندی (Urban Planning)

- **شہر بندی:**
  وادی سندھ کی تہذیب میں شہری منصوبہ بندی کا معیار انتہائی بلند تھا۔ ہڑپہ اور موہنجو داڑو جیسے شہروں میں سڑکیں، گلیاں اور مکانات ایک متعین نظام کے تحت بنائے گئے تھے۔

- **سیدھی سڑکیں** اور **مربع یا مستطیل شکل کے بلاک** اس کی خصوصیت تھی۔
- شہروں میں **گٹروں کا نظام** اور **صاف صفائی کے انتظامات** بھی بہت اچھے تھے، جو اس دور کی جدیدیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

---

2. تحریر (Writing System)

- وادی سندھ کی تہذیب کے لوگ ایک مخصوص **تحریری نظام** استعمال کرتے تھے، جسے آج تک مکمل طور پر سمجھا نہیں جا سکا۔
- اس تحریر میں **علامات** اور **تصویری علامات** استعمال کی جاتی تھیں اور یہ مختلف اشیاء پر، جیسے مٹی کے برتنوں، دکانوں، اور سیلوں پر پائی گئی ہیں۔
- یہ تحریر معیشت، انتظامیہ، اور ثقافتی معاملات کے حوالے سے اہم تھی۔

---

3. معیشت اور تجارت (Economy and Trade)

- **زرعی معیشت:**
  وادی سندھ کی تہذیب کی معیشت بنیادی طور پر زراعت پر مبنی تھی۔ لوگ مختلف قسم کی فصلیں اگاتے تھے جیسے **گندم**, **جو**, **چاول**, **کپاس** اور **پالک**۔
- **تجارت:**
  وادی سندھ کے لوگ تجارت میں ماہر تھے اور یہ تجارتی تعلقات مشرق وسطیٰ، ایران، اور میانمار تک پھیلے ہوئے تھے۔
  - تجارت کے لیے **دریا** اور **سمندر** دونوں کو استعمال کیا جاتا تھا۔
  - انہیں **مٹی کے برتن**, **سنہری زیورات**, **کاشی** اور **دھان** کی تجارت میں مہارت حاصل تھی۔

---

4. تہذیبی و ثقافتی خصوصیات (Cultural and Artistic Features)

- **فن تعمیر:**
  وادی سندھ کے لوگ تعمیراتی لحاظ سے بھی بہت ترقی یافتہ تھے۔ ان کے گھروں میں **آنگن**, **پنکھے**, **موٹی دیواریں** اور **چمچماتے ہوئے دروازے** ہوتے تھے۔

studyillas.com

    - **ہڑپہ** اور **موہنجو داڑو** میں آثار قدیمہ کے مطالع سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں کے لوگوں نے **عمدہ پتھر کی تعمیرات** اور **مٹی کی اینٹوں** کا استعمال کیا۔

- **فن اور دستکاری:**
  وادی سندھ کے لوگ **مٹی کے برتن**, **مجوہ سازی**, **زیورات**, اور **دستکاری** کے حوالے سے بھی ماہر تھے۔
    - **ہڑپہ کی مٹی کے مجسمے** اور **موہنجو داڑو کے زیورات** اس تہذیب کی اعلیٰ کاریگری کو ظاہر کرتے ہیں۔
    - وہ **مٹی کے برتنوں** اور **کندہ کاری** کے ذریعے خوبصورت فن پارے تخلیق کرتے تھے۔

---

5. مذہب (Religion)

- وادی سندھ کی تہذیب میں مذہبی عقائد کا اہم کردار تھا۔
- یہاں کے لوگ مختلف **خدا** اور **مذہبی رسموں** کے پیروکار تھے، جن کی عکاسی **مذہبی برتنوں**, **مذہبی علامتوں** اور **مجسموں** میں ہوتی ہے۔
- ان کا مذہب **قدرت پرستی** اور **مختلف دیوتاؤں کی عبادت** پر مبنی تھا، لیکن ان کا **خاص خدا** یا مذہب کا کوئی واضح نظام نہیں ملا۔
- **پانی** اور **قدرتی عناصر** جیسے **شہاب، نرگس**، اور **آگ** کی عبادت بھی کی جاتی تھی۔

---

6. سائنس اور ٹیکنالوجی (Science and Technology)

- وادی سندھ کے لوگ **قدرتی علوم** اور **ٹیکنالوجی** میں بھی ماہر تھے۔
    - **سینٹریفیوگل آری** اور **چکی** جیسے ٹولز کا استعمال کرتے ہوئے کھیتوں میں کام کیا جاتا تھا۔
    - ان کے پاس **میٹرک سسٹم** اور **میکانیکی آلات** تھے۔
    - **انجینئرنگ** اور **آبی نظام** میں ان کی مہارت بھی نمایاں تھی، جیسے ان کے شہروں میں پانی کی نکاسی کے نظام اور **گندے پانی کے نالے**۔

studyillas.com

---

7. سماجی نظام (Social System)

- وادی سندھ کی تہذیب میں **سماجی نظام** کا بڑا اثر تھا۔
- یہاں **خاندانی زندگی** اور **معاشرتی تعلقات** بہت مضبوط تھے۔
- **مرد اور عورت** کے حقوق کے حوالے سے اس تہذیب میں کوئی واضح تفریق نہیں تھی۔ خواتین کے لیے بہت سے حقوق جیسے وراثت میں حصہ، کام کرنے کی آزادی اور تعلیم حاصل کرنا ممکن تھا۔

خلاصہ

وادی سندھ کی تہذیب ایک عظیم، ترقی یافتہ اور متوازن معاشرتی نظام کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کی شہری منصوبہ بندی، تجارت، فنون، مذہبی عقائد اور سائنس و ٹیکنالوجی نے اسے ایک مثالی تہذیب بنا دیا تھا۔ اس کا اثر مختلف اقوام اور تہذیبوں پر رہا، اور اس کا ورثہ آج بھی دنیا بھر میں تلاش کیا جاتا ہے۔

Q.4

ان عوامل کی نشاندہی کریں جن کے نتیجے میں کانگرس اور مسلم لیگ کے دوران معاہدہ لکھنو عمل میں آیا۔

Ans;

کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان معاہدہ لکھنو کے عوامل

معاہدہ لکھنو 1916 میں کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ہونے والا ایک اہم معاہدہ تھا، جو ہندوستان کی سیاست میں ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ اس معاہدے کا مقصد

studyvillas.com

دونوں جماعتوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا اور ہندوستان کی سیاست میں مسلمانوں کے حقوق کو یقینی بنانا تھا۔ اس معاہدے کے پیچھے مختلف عوامل کارفرما تھے جنہوں نے دونوں جماعتوں کو ایک مشترکہ مقصد کے لیے اکٹھا کیا۔ ان عوامل کی تفصیل درج ذیل ہے:

---

1. برطانوی حکومت کی پالیسیوں کا ردعمل

- **مظالم اور عدم تعاون:**
  برطانوی حکومت کی طرف سے ہندوستانی عوام کے ساتھ کیے جانے والے مظالم اور عدم تعاون کی پالیسیوں نے دونوں جماعتوں کو حکومت کے خلاف ایک مشترکہ محاذ بنانے پر مجبور کیا۔
  - **1905**

    کا بنگال کی تقسیم:
    بنگال کی تقسیم نے مسلمانوں میں عدم تحفظ کی لہر پیدا کی تھی۔ اس اقدام سے مسلمانوں میں برطانوی حکومت کے خلاف غصہ بڑھا، اور وہ اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کرنے لگے۔
- **ایک ہی مقصد کے تحت اتحاد:**
  اس وقت کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کو برطانوی حکمت عملی کے خلاف اتحاد کی ضرورت محسوس ہوئی، اور اس اتحاد کی بنیاد پر معاہدہ لکھنو نے جنم لیا۔

---

2. مسلم لیگ کی بڑھتی ہوئی تشویش

- **مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت:**
  مسلم لیگ کو اس بات کا خوف تھا کہ کانگریس کے زیر اثر ہندوستانی سیاست میں مسلمانوں کے حقوق کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر کانگریس کے ہندوستانی نیشنل ازم کی حمایت اور مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کو محدود کرنے کی پالیسیوں نے مسلم لیگ کو پریشان کیا۔
  - مسلم لیگ نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق اور سیاسی شناخت کی ضمانت دی جائے۔

studyvillas.com

- **مسلم برادری کی سیاسی شناخت:**
مسلم لیگ کو یہ خدشہ تھا کہ اگر وہ کانگریس کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ نہیں کرتی، تو مسلمانوں کی سیاست کمزور ہو جائے گی اور ان کی نمائندگی کم ہو جائے گی۔

---

3. کانگریس کی تبدیلی کا رجحان

- **آل انڈیا مسلم لیگ کے اثرات کا اعتراف:**
کانگریس کے اندر بعض حلقوں میں مسلم لیگ کے اثرات کو تسلیم کرنے کا رجحان بڑھا۔ کانگریس کے رہنماؤں نے یہ سمجھنا شروع کیا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاست کو نظرانداز کرنا ممکن نہیں ہے، اور انہیں سیاسی عمل میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔
- **برطانوی حکومت کے ساتھ مذاکرات کا تسلسل:**
کانگریس کے اندر اس بات کا احساس تھا کہ برطانوی حکومت کے ساتھ بات چیت کے دوران مسلم نمائندگی ضروری ہوگی، اور اس مقصد کے لیے مسلم لیگ کو ساتھ لے کر چلنا ضروری ہے۔

---

4. مشترکہ مفادات اور مطالبات

- **سیاست میں مسلمانوں کے لیے تحفظات:**
مسلم لیگ کا اہم مطالبہ یہ تھا کہ مسلمانوں کے لیے مخصوص نشستیں اور سیاسی تحفظات فراہم کیے جائیں تاکہ ان کی نمائندگی یقینی ہو سکے۔ کانگریس کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرنے سے مسلم لیگ کے مطالبات کو تسلیم کیا گیا۔
- **انتخابی اصلاحات:**
دونوں جماعتوں نے مل کر ہندوستان میں انتخابی اصلاحات کے بارے میں بات کی، جن میں مسلمانوں کے لیے الگ انتخابی حلقے اور نشستیں مختص کرنے کی بات کی گئی۔

---

5. غیر ملکی اثرات اور عالمی تبدیلیاں

- **پہلی عالمی جنگ کا اثر:**
پہلی عالمی جنگ (1914-1918) کے دوران برطانوی حکومت ہندوستان سے مدد

studyvillas.com

کے لیے آئی تھی، اور اس دوران ہندوستانی سیاست میں ایک نیا تناؤ آیا۔ برطانوی حکومت نے ہندوستانیوں سے تعاون کی درخواست کی، اور اس کے بدلے میں سیاسی اصلاحات کا وعدہ کیا۔

  - اس وعدے کے نتیجے میں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کو برطانوی حکومت کے ساتھ اپنی حیثیت کو مضبوط بنانے کے لیے ایک معاہدے کی ضرورت پیش آئی۔

- **بین الاقوامی دباؤ:**
  عالمی سطح پر ہندوستانی عوام کی آزادی کی تحریکوں کا دباؤ تھا، اور برطانوی حکومت بھی اس بات کو محسوس کر رہی تھی کہ ہندوستان میں سیاسی اصلاحات کرنا ضروری ہے۔

---

6. دونوں جماعتوں کے درمیان سمجھوتہ

- **مشترکہ مطالبات کی بنیاد پر معاہدہ:**
  کانگریس اور مسلم لیگ نے اپنے مشترکہ مفادات اور مطالبات پر ایک معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کے ذریعے دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ سیاسی طور پر تعاون کرنے کا عہد کیا۔
  - **علیحدہ انتخابی نظام:**
    مسلم لیگ نے کانگریس کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے لیے علیحدہ انتخابی حلقے اور تحفظات کی بات کی۔

خلاصہ

معاہدہ لکھنو ایک اہم سیاسی معاہدہ تھا جس نے ہندوستانی سیاست میں نئے امکانات پیدا کیے۔ اس معاہدے کے پیچھے برطانوی حکومت کی پالیسیوں، مسلم لیگ کے حقوق کے تحفظ، کانگریس کی سیاست میں تبدیلی، اور عالمی سطح پر ہندوستان کی آزادی کی تحریکوں کا اثر تھا۔ اس معاہدے نے دونوں جماعتوں کے درمیان ایک نیا اتحاد قائم کیا اور برطانوی حکومت کے ساتھ مذاکرات کے دوران مسلمانوں کے حقوق کو یقینی بنانے میں مدد فراہم کی۔

studyvillas.com

Q.5

پارلیمانی اور صدارتی نظام کے بارے میں مفصل جائزہ لیں۔

Ans:

پارلیمانی اور صدارتی نظام کا مفصل جائزہ

دنیا کے مختلف ممالک میں حکومت کے نظام مختلف طریقوں سے چلائے جاتے ہیں۔ دو اہم حکومتی نظام پارلیمانی اور صدارتی نظام ہیں۔ دونوں نظاموں میں حکومت چلانے کا طریقہ کار مختلف ہوتا ہے اور ہر ایک کے اپنے فوائد اور چیلنجز ہیں۔ ان دونوں نظاموں کا جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ ہم سمجھ سکیں کہ کس ملک میں کون سا نظام زیادہ مؤثر ہے۔

پارلیمانی نظام (Parliamentary System)

تعریف:
پارلیمانی نظام میں حکومت کا سربراہ **وزیراعظم** ہوتا ہے، جو منتخب نمائندوں کی پارلیمنٹ سے منتخب ہوتا ہے۔ وزیراعظم پارلیمنٹ کا حصہ ہونے کے ناطے حکومتی امور چلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس نظام میں **صدر** یا **ملک کا بادشاہ** کا کردار زیادہ تر علامتی ہوتا ہے اور اس کی طاقت محدود ہوتی ہے۔

خصوصیات:

1. **وزیراعظم کی منتخبیت:**
    - وزیراعظم کو پارلیمنٹ کے منتخب اراکین میں سے چنا جاتا ہے۔ اس کی حکومت کی بنیاد پارلیمنٹ کی حمایت پر ہوتی ہے۔
    - اگر وزیراعظم پارلیمنٹ میں اکثریت کھو دیتا ہے، تو اس کی حکومت گر سکتی ہے۔
2. **ایگزیکٹو اور مقننہ کا تعلق:**

studyvillas.com

- پارلیمانی نظام میں ایگزیکٹو (حکومت) اور مقننہ (پارلیمنٹ) ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ وزیراعظم اور اس کی کابینہ پارلیمنٹ کے اراکین ہوتے ہیں، جس سے حکومت کو پارلیمنٹ سے براہ راست رابطہ قائم رکھنے کا موقع ملتا ہے۔

3. **پارلیمنٹ کا کردار:**
   - پارلیمنٹ قانون سازی کا کام کرتی ہے اور حکومت کو نگرانی فراہم کرتی ہے۔ حکومت کو پارلیمنٹ کی حمایت حاصل کرنی پڑتی ہے تاکہ وہ موثر طریقے سے کام کرے۔
4. **وزیراعظم کا کردار:**
   - وزیراعظم کو عوامی مقبولیت کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ پارلیمنٹ کی اکثریت کے ذریعے منتخب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، صدر کا کردار محض علامتی ہوتا ہے۔
5. **گورنر جنرل (اگر ہو):**
   - کچھ ممالک میں، جیسے بھارت یا پاکستان میں، صدر کا کردار محض نمائشی ہوتا ہے اور گورنر جنرل یا صدر عموماً وزیراعظم کی مشاورت سے اہم فیصلے کرتے ہیں۔

فوائد:

- **مؤثر قانون سازی:**
  وزیراعظم اور پارلیمنٹ کے اراکین کا ایک دوسرے سے قریبی تعلق حکومت کو تیز اور مؤثر قانون سازی کے قابل بناتا ہے۔
- **قومی ہم آہنگی:**
  وزیراعظم پارلیمنٹ کی اکثریت کے ساتھ ہوتا ہے، جس سے حکومت کی فیصلے سازی میں ہم آہنگی اور استحکام آتا ہے۔
- **وزیراعظم کا عہدہ زیادہ جمہوری:**
  وزیراعظم عوامی نمائندہ ہوتا ہے اور اس کی جڑیں عوام میں زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔

---

studvillas.com

چیلنجز:

- **عدم استحکام:**
اگر کسی وقت پارلیمنٹ میں اکثریت میں تبدیلی آتی ہے تو حکومت کا استحکام متاثر ہو سکتا ہے اور نئے انتخابات کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔
- **وزیراعظم کی اتھارٹی:**
کبھی کبھار پارلیمنٹ کی حمایت کے بغیر وزیراعظم کی طاقت محدود ہو جاتی ہے، خاص طور پر اگر حکومت کے اندر اختلافات ہوں۔

صدارتی نظام (Presidential System)

تعریف:
صدارتی نظام میں حکومت کا سربراہ **صدر** ہوتا ہے، جو عوام کی طرف سے براہ راست منتخب ہوتا ہے۔ صدر نہ صرف ریاست کا نمائندہ ہوتا ہے بلکہ حکومت کا سربراہ بھی ہوتا ہے۔ اس نظام میں ایگزیکٹو اور مقننہ کے اختیارات علیحدہ ہوتے ہیں۔

خصوصیات:

1. **صدر کا انتخاب:**
    - صدر کو براہ راست عوامی ووٹ کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے، اور اس کی مدت مقرر ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ مدت چار یا پانچ سال کی ہوتی ہے۔
2. **ایگزیکٹو اور مقننہ کا علیحدہ ہونا:**
    - ایگزیکٹو)صدر(اور مقننہ)کانگریس یا پارلیمنٹ(کے اختیارات علیحدہ ہوتے ہیں۔ صدر کا کام حکومت چلانا ہوتا ہے، جب کہ پارلیمنٹ یا کانگریس قانون سازی کرتی ہے۔
3. **صدر کی طاقت:**
    - صدر کو زیادہ طاقت حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ براہ راست عوام کی منتخب کردہ شخصیت ہوتا ہے۔ اس کے فیصلے براہ راست قوم پر اثرانداز ہوتے ہیں۔
4. **حکومت کی استحکام:**

studyillas.com

- چونکہ صدر ایک طے شدہ مدت کے لیے منتخب ہوتا ہے، اس لیے اس کا عہدہ مستحکم ہوتا ہے اور حکومت کے اندر کسی قسم کی بے چینی کا سامنا نہیں ہوتا۔

فوائد:

- **استحکام:**
  صدر کی مقررہ مدت حکومت کو استحکام فراہم کرتی ہے، کیونکہ اس کی مدت مختصر نہیں ہوتی۔
- **فیصلہ سازی میں آسانی:**
  ایگزیکٹو اور مقننہ کے علیحدہ ہونے کی وجہ سے صدر جلدی اور مؤثر فیصلے کر سکتا ہے، کیونکہ اسے پارلیمنٹ سے براہ راست مشاورت کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- **عوامی نمائندگی:**
  صدر کو عوام منتخب کرتے ہیں، جس سے اس کا عہدہ عوامی حمایت سے مضبوط ہوتا ہے۔

چیلنجز:

- **اختیارات کا توازن:**
  چونکہ صدر کو زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں، اس لیے کبھی کبھار ایگزیکٹو اور مقننہ کے درمیان تنازعات پیدا ہو سکتے ہیں۔
- **محدود قانون سازی:**
  صدر کو اپنی حکومت کے فیصلے کرنے میں پارلیمنٹ کی حمایت حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جو بعض اوقات مشکل ہو سکتی ہے۔

موازنہ (Comparison):

خصوصیت	پارلیمانی نظام	صدارتی نظام
حکومت کا سربراہ	وزیراعظم	صدر

studyvillas.com

خصوصیت	پارلیمانی نظام	صدارتی نظام
صدر کا کردار	علامتی یا محدود	فیصلہ ساز اور طاقتور
ایگزیکٹو اور مقننہ کا تعلق	ایگزیکٹو اور مقننہ جڑے ہوئے ہیں	ایگزیکٹو اور مقننہ الگ ہیں
وزیراعظم کا انتخاب	پارلیمنٹ کے ذریعے	عوامی انتخاب
صدر کا انتخاب	غیر متعلق	عوامی انتخاب
استحکام	پارلیمنٹ کی اکثریت کے ساتھ حکومتی استحکام	صدر کی طے شدہ مدت سے حکومت کا استحکام

خلاصہ:

پارلیمانی اور صدارتی نظام دونوں کی اپنی خصوصیات اور فوائد ہیں۔ پارلیمانی نظام میں حکومت پارلیمنٹ کی حمایت سے چلتی ہے اور ایگزیکٹو اور مقننہ ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں، جبکہ صدارتی نظام میں صدر کو زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں اور ایگزیکٹو اور مقننہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ دونوں نظاموں کا مقصد عوام کی خدمت اور حکومت کو مؤثر طریقے سے چلانا ہے، لیکن ان کی طریقہ کار میں بنیادی فرق ہوتا ہے۔

Q.6

پاکستان میں سویلین حکومتوں کا دور 1888 سے 1999 تفصیل سے بیان کریں۔

Ans;

پاکستان میں سویلین حکومتوں کا دور 1947 سے 1999

studyvillas.com

پاکستان کی تاریخ میں سویلین حکومتوں کا دور انتہائی اہمیت رکھتا ہے، جہاں مختلف حکومتی تبدیلیوں، بحرانوں اور سیاسی واقعات کا سامنا کیا گیا۔ یہ دور پاکستان کے قیام سے لے کر 1999 تک کی مدت کو شامل کرتا ہے، جس میں مختلف سویلین حکومتوں نے اقتدار سنبھالا، مگر فوجی حکومتوں کی مداخلت اور سیاسی عدم استحکام نے پاکستان کی سیاست پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

---

1. پاکستان کا قیام (1947)

پاکستان کا قیام 14 اگست 1947 کو ہوا، اور قائداعظم محمد علی جناح نے ملک کے پہلے گورنر جنرل کے طور پر اقتدار سنبھالا۔ اس وقت ملک میں ایک نیا سیاسی نظام قائم ہوا، جس میں مسلمانوں کی جمہوری نمائندگی کا مقصد تھا۔

پہلا گورنر جنرل - قائداعظم محمد علی جناح:
پاکستان کے پہلے گورنر جنرل محمد علی جناح نے ملک کی بنیاد رکھی اور اس کی قیادت کی۔ مگر قائداعظم کا 11 ستمبر 1948 کو انتقال ہو گیا۔ ان کی موت کے بعد ملک میں سیاسی خلا پیدا ہو گیا، جس سے سویلین حکومت کے استحکام میں مشکلات آئیں۔

---

2. گورنر جنرل سے صدر تک کا سفر (1956)

پاکستان میں ابتدا میں **گورنر جنرل** کی نظام حکومت تھا، مگر 1956 میں **پاکستان کا پہلا آئین** نافذ ہوا اور ملک کو ایک **صدارتی نظام** کی طرف لے جایا گیا۔ اس وقت **ایوب خان** نے ملک کی قیادت کی اور صدر بنے۔

چند اہم واقعات:

- 1956

  میں **پہلا آئین** نافذ ہوا۔

- 1958

  میں ایوب خان نے **مارشل لا** نافذ کیا، جس کے نتیجے میں سویلین حکومت کا خاتمہ ہوا۔

---

3. ایوب خان کا دور (1958-1969)

studyillas.com

ایوب خان کا دور ایک فوجی حکومتی دور تھا، جہاں 1958 میں ایوب خان نے مارشل لا نافذ کیا اور سویلین حکومت کو ختم کر دیا۔ ایوب خان نے **1962 کا آئین** نافذ کیا جس کے تحت صدر کو وسیع اختیارات حاصل ہوئے۔ ان کے دور میں پاکستان میں اقتصادی ترقی ہوئی مگر سیاسی آزادیوں پر پابندیاں عائد کی گئیں۔

ایوب خان کے دور کے اہم نکات:

- **مارشل لا:** ایوب خان نے مارشل لا نافذ کر کے ملک کے سویلین حکومت کو معطل کیا۔
- **1962 آئین**

  ایوب خان نے نیا آئین نافذ کیا، جس میں صدر کو بڑی طاقتیں دی گئیں۔ :
- **مذہبی اور سیاسی گروہوں کے خلاف اقدامات:** ایوب خان نے ملک میں اپوزیشن کو دبایا اور مختلف سیاسی جماعتوں کو غیر قانونی قرار دیا۔

1969 میں ایوب خان کے خلاف احتجاجات اور عوامی دباؤ کے نتیجے میں ایوب خان نے استعفیٰ دے دیا۔

---

4. یحییٰ خان کا دور (1969-1971)

ایوب خان کے بعد **یحییٰ خان** نے 1969 میں مارشل لا نافذ کیا اور ملک کے صدر بنے۔ یحییٰ خان کا دور پاکستان کے لیے انتہائی سنگین تھا، کیونکہ اس دوران **1971 کی جنگ** اور پاکستان کے مشرقی حصے (مشرقی پاکستان) کی آزادی کا عمل شروع ہوا۔

یحییٰ خان کے دور کے اہم نکات:

- **1971**

  کی جنگ: یحییٰ خان کے دور میں بھارت کے ساتھ جنگ ہوئی جس کے نتیجے میں **مشرقی پاکستان** نے آزادی حاصل کی اور بنگلہ دیش کا قیام ہوا۔
- **1970 کے انتخابات:** یہ انتخابات پاکستان کی تاریخ کے اولین وفاقی انتخابات تھے جن میں **شیخ مجیب الرحمان** کی **آل پاکستان عوامی لیگ** نے مشرقی پاکستان میں شاندار کامیابی حاصل کی، مگر مغربی پاکستان میں کوئی واضح اکثریت حاصل نہیں کی گئی۔

---

studyvillas.com

5. ذوالفقار علی بھٹو کا دور (1971-1977)

1971 میں بنگلہ دیش کے قیام کے بعد **ذوالفقار علی بھٹو** نے ملک کی قیادت سنبھالی۔ وہ پاکستان کے پہلے **سویلین** وزیراعظم تھے اور انہوں نے **پیپلز پارٹی** کی بنیاد رکھی۔ بھٹو نے پاکستان میں **جمہوری عمل** کو مضبوط کرنے کی کوشش کی اور کئی اہم اقدامات کیے، جیسے کہ **صنعتوں کی نیشنلائزیشن** اور **آئین 1973** کا نفاذ۔

بھٹو کے دور کے اہم نکات:

- **آئین 1973:** بھٹو نے **پاکستان کا آئین 1973** متعارف کرایا جس کے ذریعے پاکستان میں پارلیمانی جمہوریت کی بنیاد رکھی گئی۔
- **معاشی اصلاحات:** بھٹو نے بڑی صنعتوں کو **نیشنلائز** کیا اور زرعی اصلاحات کی۔
- **بین الاقوامی تعلقات:** بھٹو نے **ایران**، **چین** اور **بھارت** کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کیا۔

1977 میں **مارشل لا** کے ذریعے بھٹو کی حکومت ختم کر دی گئی۔

---

6. جنرل ضیاء الحق کا دور (1977-1988)

جنرل ضیاء الحق نے 1977 میں فوجی انقلاب کے ذریعے ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا خاتمہ کیا اور مارشل لا نافذ کیا۔ ضیاء الحق نے طویل عرصے تک ملک میں حکمرانی کی اور **اسلامی قوانین** کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ ان کے دور میں پاکستان میں **افغانی جنگ** اور **اسلامی شریعت** کے نفاذ کی کوششیں کی گئیں۔

ضیاء الحق کے دور کے اہم نکات:

- **اسلامی اصلاحات:** ضیاء الحق نے اسلامائزیشن کی پالیسی کو نافذ کیا اور **شریعت** کے نفاذ کی کوشش کی۔
- **افغان جنگ:** 1979 میں افغانستان میں سوویت یونین کی مداخلت کے بعد پاکستان نے **امریکہ** کی مدد سے افغان جنگ میں حصہ لیا۔
- **انتخابات اور فوجی حکمرانی:** 1985 میں **غیر جماعتی انتخابات** کرائے گئے جس کے نتیجے میں ضیاء الحق نے **پاکستان کے صدر** کے طور پر اپنے عہدے کو مضبوط کیا۔

1988 میں ضیاء الحق کی ہلاکت کے بعد پاکستان میں سویلین حکومتوں کا دوبارہ آغاز ہوا۔

---

7. بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کے ادوار (1988-1999)

ضیاء الحق کی موت کے بعد **بے نظیر بھٹو** نے 1988 میں وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا۔ بے نظیر پاکستان کی پہلی **خواتین وزیراعظم** بنیں اور ان کے دور میں ملک میں سیاسی اور معاشی تبدیلیاں آئیں۔ بے نظیر بھٹو اور **نواز شریف** کے درمیان سیاسی کشمکش نے پاکستان کی سیاست کو متاثر کیا۔ نواز شریف 1990 میں وزیراعظم بنے اور ان کے دور میں معیشت کی بہتری کے لیے اصلاحات کی گئیں۔

بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کے دور کے اہم نکات:

- **سیاست میں اختلافات:** بے نظیر اور نواز شریف کے درمیان شدید اختلافات تھے جس کی وجہ سے دونوں کی حکومتیں کمزور ہوئیں۔
- **معاشی اصلاحات:** دونوں حکومتوں نے اقتصادی ترقی کے لیے مختلف اصلاحات متعارف کرائیں، مگر ملک میں سیاسی بحران جاری رہا۔
- **آرمی کی مداخلت:** دونوں حکومتوں کے دوران آرمی کی مداخلت اور اس کے اثرات نمایاں ہوئے۔

1999 میں **جنرل پرویز مشرف** نے ایک فوجی انقلاب کے ذریعے نواز شریف کی حکومت کا خاتمہ کیا، اور اس کے بعد پاکستان میں ایک فوجی حکومت کا آغاز ہوا۔

خلاصہ:

پاکستان میں 1947 سے 1999 تک کے سویلین حکومتوں کے دوران متعدد سیاسی بحران، فوجی مداخلت، اور انتخابات کے ذریعے حکومتوں کے قیام اور خاتمے کے واقعات دیکھے گئے۔ اس دور میں سویلین حکومتیں مختلف چیلنجز کا سامنا کرتی رہیں، جن میں عوامی تحریکیں، فوجی مداخلت اور داخلی سیاست کی پیچیدگیاں شامل تھیں۔ اس دوران سویلین حکومتی قیادت میں تبدیلیاں آئیں، مگر پاکستان کی سیاست میں فوج کا کردار ہمیشہ اہم رہا۔

studyllas.com

Q.7

1973

کے آئین پاکستان کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق کا تذکرہ کریں۔

Ans:

1973 کے آئین پاکستان کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق

پاکستان کے **آئین 1973** میں شہریوں کے **بنیادی حقوق** کا تذکرہ کیا گیا ہے تاکہ ہر شہری کو اپنے حقوق کا تحفظ حاصل ہو سکے اور ملک میں جمہوری اقدار کو مستحکم کیا جا سکے۔ آئین کے **باب دوم** میں شہریوں کے بنیادی حقوق کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان حقوق کا مقصد یہ ہے کہ ہر پاکستانی شہری کو انصاف، آزادی، مساوات، اور تحفظ فراہم کیا جائے۔

بنیادی حقوق کی اہم خصوصیات:

1. **زندگی اور ذاتی آزادی:**
   - آئین کے **آرٹیکل 9** کے تحت شہریوں کو زندگی گزارنے کا حق دیا گیا ہے۔ کسی بھی شخص کو قانون کے مطابق گرفتاری یا قید نہیں کیا جا سکتا سوائے اس کے کہ اسے کسی جرم میں ملوث ہونے کی بنیاد پر قانون کے مطابق سزا دی جائے۔
2. **مساوات:**
   - آئین کے **آرٹیکل 25** میں تمام شہریوں کو قانون کے سامنے مساوی حیثیت دی گئی ہے۔ اس میں کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا، خواہ وہ نسل، رنگ، جنس، یا مذہب کی بنیاد پر ہو۔ ہر شخص کو مساوی تحفظ فراہم کیا جائے گا۔
3. **آزادی اظہار رائے:**

studyvillas.com

- **آئین کے آرٹیکل 19** کے تحت شہریوں کو آزادی اظہار رائے کا حق حاصل ہے۔ تاہم، یہ آزادی حدود کے ساتھ ہو گی، یعنی اس کا استعمال دوسرے کے حقوق یا قومی مفاد کے خلاف نہیں کیا جا سکتا۔

4. **آزادی نقل و حرکت:**
   - **آئین کے آرٹیکل 15** میں شہریوں کو ملک کے اندر نقل و حرکت کی آزادی دی گئی ہے۔ وہ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں، بشرطیکہ یہ آزادی قانون کے مطابق ہو۔

5. **مذہبی آزادی:**
   - **آئین کے آرٹیکل 20** کے تحت ہر فرد کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اسے پھیلانے، اور اس کے مطابق عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔ کسی بھی شخص کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے سے منع نہیں کیا جا سکتا۔

6. **قانونی تحفظ:**
   - **آئین کے آرٹیکل 10** کے تحت ہر شہری کو قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ کسی بھی شخص کو قانون کے بغیر گرفتار یا قید نہیں کیا جا سکتا۔ ہر شخص کو قانون کے تحت منصفانہ سماعت کا حق حاصل ہے۔

7. **حق املاک:**
   - **آئین کے آرٹیکل 24** میں شہریوں کو اپنی املاک کے تحفظ کا حق دیا گیا ہے۔ کسی بھی شخص کی ذاتی جائیداد کو اس کی رضا کے بغیر ضبط نہیں کیا جا سکتا۔

8. **حق تعلیم:**
   - **آئین کے آرٹیکل 37** کے تحت حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کو تعلیم کی سہولت فراہم کرے۔ خاص طور پر بچوں کے لیے ابتدائی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔

9. **کام کرنے کا حق:**
   - **آئین کے آرٹیکل 11** میں ملازمت یا کام کرنے کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ بچوں کو محنت کے لیے استعمال کرنے کی ممانعت کی گئی ہے، اور عورتوں کو کام کرنے کے دوران تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

10. **حق اجتماع:**

studyvillas.com

- **آئین کے آرٹیکل 16** کے تحت شہریوں کو پرامن طریقے سے اجتماعات کرنے، جلسے کرنے اور احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے، بشرطیکہ یہ قانون کے مطابق ہو۔

11. **مذہبی اقلیتی حقوق:**

- آئین میں پاکستان کے تمام اقلیتی مذاہب کے پیروکاروں کو اپنے مذہبی عقائد کی پیروی کرنے کا حق دیا گیا ہے اور ان کی عبادت گاہوں کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔

خلاصہ:

1973 کے آئین پاکستان میں شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے تاکہ ہر شہری کو ایک آزاد اور محفوظ زندگی گزارنے کا موقع ملے۔ ان حقوق کا مقصد جمہوری معاشرت کی بنیاد رکھنا اور ہر فرد کو انصاف، آزادی، اور مساوات فراہم کرنا ہے۔ ان حقوق کی موجودگی نے پاکستان کی جمہوریت اور آئینی نظام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

studyvillas.com